

دل دے دیا ہے از قلم : ماہین جیلانی

مکمل ناول

، اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارہ

♥ تو میں تمہارا

، یا اس پہ بنی کوئی تاثر کوئی اشارا

♥ تو میں تمہارا

غرور پرور، انا کا مالک، کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

، مگر قسم سے جو تم نے اک نام بھی پکارا

♥ تو میں تمہارا

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلو، میں جیسے چاہے لگاؤں بازی

، اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا

♥ تو میں تمہارا

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

، رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا

♥ تو میں تمہارا



تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پہ چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی ٹوٹا کبھی ستارا

♥ تو میں تمہارا

یہ کس پہ تعویز کر رہے ہو؟ یہ کس کو پانے کے ہیں وظیفے؟



، تمام چھوڑو بس ایک کر لو جو استخارہ

♥ تو میں تمہارا

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

میرا محبوب میرا صنم آ رہا ہے ----- ہم تو مر ہی چکے تھے --- پھر جنم آ رہا ہے
----- وہ ان سب کے بچ میں بیٹھی --- ادکاری کر رہی تھی -- ایک ہاتھ موڑ کر ماتھے پر
رکھا ہوا تھا

بھائی آ گئے ----- تاشہ بھاگتی ہوئی اندر آ کے چلائی

چلو تم جا کے چائے بناؤ اور ایسی چائے بنانا کی بس ----- لائے حور کو کچن کی طرف دھکا دیتی
ہوئی اٹھی

چلو سب اپنے کام پر لگ جاؤ -----

پوری گینگ جو پورے لاونج میں بکھری ہوئی تھی ---



تیزی سے اٹھ کر ادھر ادھر بھاگی ----

ہائے لگ گئی ---- فائق جو سیڑیوں کی طرف بھاگ رہا تھا بچ میں گرے کوشن پر پاؤں رکھنے کی
وجہ سے دھڑام سے گرا

موٹے۔۔ کھا کھا کے مر جائے گا۔۔ ریان جو کیلا کھاتے ہوئے بھاگ رہا تھا۔۔ پیچھے سے شان نے
تھپڑ اس کے سر پر مارا

آخ تھو ہے آپ کے منہ پر۔۔۔۔۔ ریان شان کی طرف منہ کر کے اس پر نقلی تھو کرتا ہوا بولا

دفع ہو۔۔۔۔۔ شان اسے کہتا اوپر آ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اگر کچھ گرٹھڑ ہوئی --- میں تم سب کا قیمہ بنا دوں گی -- لائے نیچے سے غرائی

تو دفع ہو جا ----- لائے تاشہ کو آنکھیں دیکھاتی ہوئی بولی

قدموں کی آواز قریب آ رہی تھی --

لائے میز پر رکھے لگزیں کو اٹھاتی ہوئی دھم سے صوفے پر بیٹھی اور منہ کے اگے لگزیں رکھ کے
بیٹھ گی -----

وہ آنکھوں سے چشمہ اتار کر لا پرواہی سے جیب میں پھینکتا ہوا باہر نکل کر اندر کی طرف بڑھ گیا

ایک ہفتے بعد وہ گھر آیا تھا۔۔۔۔ پولیس کی یونیفارم زیب تن کر رکھی تھی

بے ترتیب بکھرے بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے پیچھے کرتا وہ کوئی شہزادہ لگ تھا۔۔۔۔۔

گہری بھوری آنکھیں ---- ہلکی بیئر ڈگوری رنگت - پانچ فٹ چھ انچ قد ----- آنکھوں میں سنجیگی
لیے - وہ مضبوط قدم اٹھاتا اندر کی جانب بڑھا



لاونج کا دروازہ کھول کے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا -----

تو اگلا قدم نہ بڑھا پایا ----- پانی کی بارش اچانک سے اسکے اوپر ہوئی تھی -----

شاہ میر --- ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا -----

غصے سے جیسے ہی اسنے سر اٹھایا سامنے ہی وہ میگزین اگے کیے بیٹھی تھی ----

صبر کے گھونٹ پیتا وہ بنا اسے کچھ کہے ---- سیڑھیاں چڑھ گیا ----

وہ سب جو اس شیر کی دھاڑ سننے کے لیے کھڑے تھے ---- اسکے خاموشی سے چلے جانے پر
حیرت سے باہر نکل کر لاؤنج میں آئے ..----

مجھے بھائی کی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا ہے فائق حیرت سے بولا

لائبہ بھی حیرت سے ویسے ہی بیٹھی تھی ----

حور چائے بن گی تو مجھے دو . اور تم سب فٹافٹ سب کے آنے سے پہلے صاف کرو یہ ---- لائبہ
ایک اور حکم دیتی چائے لے کے اوپر روم کی طرف بڑھ گی

فل بلیک سوٹ اسکی گوری رنگت پر چچ رہا تھا آنکھوں میں شرارت کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی
تھی -- ہونٹوں پر ہنسی ہونے کی وجہ سے اسکا ڈیمپل صاف نظر آ رہا تھا ----- نیلی آنکھیں
----- لمبی کھڑی ناک گلے کے چچ میں تل -- بلاشبہ وہ ایک حسین دوشیزہ تھی

بالوں کو ایک ادا سے پیچھے جھٹکتی وہ دروازہ کھول کے اندر آئی -----

السلام علیکم ----- کمرے میں آتے ہی اس کی اداکاری شروع ہوگی تھی

شاہ میر جو ابھی چیخ کر کے نکلا تھا اسکی آواز سن کے مڑا

کیا کر رہی ہو یہاں ---- وہی مخصوص بھاری لہجہ

وہ میں آپ کے لیے چائے لائی تھی ---- لائبہ چائے ٹبیل پر رکھتی ہوئی بولی

اور مجھے یقین ہے اس میں ایک چمچ زہر بھی ملایا ہوگا تم نے شاہ میر آنکھیں گھماتا ہوا بولا

ارے ڈیر ہی --- اپنی معصوم وائف پر اتنا شک --- ویری بیڈ --- لائے ہستی ہوئی شاہ
میر کے سامنے جا کھڑی ہوئی

کیا مسئلہ ہے --- دے دی نا چائے اب جاؤ --- شاہ میر لائے کو سامنے کھڑے دیکھ جھڑکتے
ہوئے بولا

مسٹر ایس پی آواز نیچے --- لائے میر کو انگلی دکھاتی ہوئی بولی

آہہ --- میر نے لائے کی وہی انگلی پکڑ کے جھٹکا دیا تو لائے کی چیخ نکل گئی ---

آئندہ انگلی نہیں دیکھانا مجھے ---- میر سخت لہجے میں باور کرواتا بیڈ پر جا بیٹھا -----

ہاں ہاں پتا ہے آپ کا مجھے ---- اگر اتنی ہی ناپسند تھی --- تو کیا ہی کیوں نکاح ---- ہاں - لائبر
ہاتھ نچاتے ہوئے بولی

بات سنو میری مجھے کوئی شوق نہیں تھا -- اگر میری ماں کی آخری خواہش نا ہوتی تو کبھی نہ کرتا تم
سے نکاح سمجھی ----- میر غصے سے اٹھ کر اس پر چیخا

چلو مان لیا نہیں کر سکتے تھے آپ انکار۔۔۔۔۔ مگر جب میں پنکھے سے لٹک رہی تھی۔۔ تو کیوں
پنکھا اتار کر لیکے گئے۔۔۔۔۔ اور کیوں کہا کہ جو ہو جائے نکاح ہو گا۔۔ لائبر ضبط کرتی ہوئی شدید
دکھ سے بولی۔۔

میرا دماغ خراب نہیں کرو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ میرا دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ شام میں دادا جان کو میں آپ کی تصویر دکھا دوں گی اسکے بعد آپ اپنا بوریا بستر
باندھ کے نکل جانا یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لائبر پیر زمین پر مارتی ہوئی جانے کے لیے مڑی

کون سی تصویر ہاں ---- میر لائبہ کی کلائی گرفت میں لیتا ہوا بولا

اسی منظر کی تصویر جس میں آپ روحا کے ساتھ رات کا ڈنر نوش فرما رہے ہیں تنہا غالبین وہ کل رات کی ہی ہے ---- اور آپ کو تو پتا ہے دادا جان اس معاملے میں شروع سے سخت مزاج ہیں چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی اور دادا جان تو روحا کو ویسے بھی پسند نہیں کرتے ---- اور جب میں کہونگی کی آپ اپنی ایک ہفتے کی منکوحہ کو دھوکہ دے رہے ہیں --- تو بات میں وزن بڑھ جائے گا ---- لائبہ اب کے میر کو اپنی بات سے تپا گئی تھی

روحامیر اور فائق کی خالہ کی بیٹی تھی --- اسکی بدتمیز طبیعت اور پہنے اوڑھنے کے سٹائل پر دادا (جان کو یہ سخت نہ پسند تھی

تم ---- مجھے سے دور رہو --- اور میرے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے سمجھی --- میرا لائبہ کے ہاتھ پر گرفت اور مضبوط کرتے ہوئے بولا --- آنکھیں شعلے برسا رہی تھی

لائبہ کیسے اسکی گرفت برداشت کر رہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی

ج سمجھ کے لفظ ادا کرنا دو منٹ نہیں لگیں گے تمہاری زبان کاٹ کر پھینکنے میں
لاٹہ کی کلائی جھٹکے سے چھوڑنا ہوا دھاڑا

اور سامنے ضبط کرنے کے باوجود لائبہ کی آنکھ سے ایک آنسو چھلک پڑا۔۔۔۔۔

وہ تو یہاں صرف میر کو تنگ کرنے آئی تھی ---- اتنے سخت ریکشن کے بارے میں اسنے سوچا
بھی نہیں تھا ----

لائبہ نے اپنا ہاتھ دیکھا تو بری طرح لال ہو رہا تھا ایسے لگ رہا تھا اسکے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے
ہو ----

اینا کونڈا ---- چراغ کے جن نہ ہو تو اگلی دفع چائے میں نیلا تھوٹا نہ ملا کے دیا تو کہنا ----

لائبہ تیز آواز میں بڑبڑاتی بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی

شٹ --- آخر اُس پر غصہ کرنے کی ضرورت کیا تھی --- میر نے غصے سے اپنا ہاتھ کا مکا بنا کر
ہوا میں گھمایا ---

معافی مانگ لیتا ہوں --- میر سوچتا ہوا ٹیبل تک آیا اور جھک کر چائے کا کپ اٹھایا

آخ --- میر نے جیسے ایک گھونٹ بھرا -- ویسے چائے پوری باہر نکل گی

کہیں سچ میں زہر تو نہیں ملا دیا اس نے -- میر نے چائے سونگی

تمہارے ساتھ سہی کیا میں نے میر چائے کا کپ پٹختے ہوئے بڑبڑایا ---

عظیم خان اور شفق بیگم کے تین بیٹے تھے ---

بڑے بیٹے - ریحان کی شادی سعید سے ہوئی تھی -- انکے دو بیٹے تھے --- ایک چار سال کا شاہ
میر اور دوسرا ایک سال کا فائق --

چھوٹے بیٹے۔۔ ساجد کی شادی زویا سے ہوئی تھی انکی تین بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی لائے جو فائق سے ایک سال چھوٹی تھی۔۔ اسکے بعد حور اور تاشہ دونوں ٹوئز تھی مگر شکلیں مختلف تھیں یہ دونوں لائے سے ایک سال چھوٹی تھیں

سب سے چھوٹے بیٹے آصف کی شادی شمائے سے ہوئی تھی شمائے زویا کی چھوٹی بہن بھی تھی۔۔ آصف اور ساجد کی شادی ساتھ ہوئی تھی جس کی وجہ سے انکا بڑا بیٹا۔ لائے سے ایک مہینہ ہی چھوٹا تھا شان۔ جب کے دوسرا بیٹا سب میں چھوٹا ریان تھا کھانے کا شوقین

سعدیہ بیگم کو شادی کے ساتھ سال بعد ہی کینسر جیسی بیماری ہو گئی تھی۔۔۔۔ کینسر چونکے لاسٹ اسٹیج پر تھا۔۔۔۔ تو وہ جلد زندگی کی بازی ہار گئی تھیں۔۔۔۔

شاہ میر اور فائق کو یوں تو دونوں بہنو نے ہی محبت سے پالا تھا --- مگر ان میں سے زیادہ بچے
قریب زویا کے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ دونوں زویا کو ماما بلاتے تھے

زویا اور شماعہ دو ہی بہنیں تھیں جو شادی کر کے خان والا آگئی تھیں

اپنی بیوی سے بے انتہا محبت ہونے کی وجہ سے ریحان خان نے شادی نہ کی تھی

لائبہ فائق اور شان نے حال ہی میں بی بی اے کمپیٹ کیا تھا

لائبہ اور شان ایک سال جلدی اسکول میں لگ گئے تھے جب کے فائق کا ایک سال بیمار رہنے کی وجہ سے ضائع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ تینو ساتھ تھے

خان والا میں آج بھی حکومت عظیم خان کی تھی ----

وڈیرے ہونے کی وجہ سے --- انکا دماغ لڑکیوں کو زیادہ پڑھانے کی طرف نہ تھا ---- مگر لائبہ کو اجازت شان اور فائق کے ہونے کی وجہ سے مل گئی تھی ----

مگر عظیم اور شفق کی جان بستی تھی اپنے پوتے پوتیوں میں

شان اور فائق پڑھائی ختم کرنے کے بعد -- اپنے باپ چچا تایا کے ساتھ کبھی ہزاروں ایکڑ پر پھیلی
زمینوں پر ہوتے تو کبھی

(زمین کی دوائیوں کی کمپنی) Pesticides company

پر ہوتے

لائبہ اور شان تئیس سال کے تھے جب کے فائق چوبیس کا تھا اور میر ستائیس کا

ہور اور تاشہ نے پرائیویٹ بی ایس سی میں ایڈمشن لیا ہوا تھا اور دونوں کا دوسرا سال تھا --- اور
دونوں بیس سال کی تھیں

جب کے ریان نے ابھی یونی میں ایڈمشن لیا تھا اور اسکا پہلا سیمسٹر تھا

اب آتے ہیں --- شاہ میر رحمان خان ----- بچپن سے ہی سنجیدہ مزاج رہیں ہیں
----- لائبہ پر جان جھڑکنے والا ایس پی شاہ میر -----

اپنے دل کی بات زویا کے علاوہ کسی سے نہ کرتا تھا ---

اپنے سب کزن میں سے لائبہ سے اچھا تھا ---- پھر نہ جانے ایک دم سے عجیب رویہ رکھنے لگ گیا تھا۔ بات بات پر جھڑک دیتا ---

شروع شروع میں لائبہ روئی پھر بعد میں وہ بھی اس سے دور ہوتی چلی گی

! سعدیہ بیگم کی آخری خواہش تھی کہ لائبہ ان کے دونوں بیٹوں میں سے کسی ایک کے کو ملے

! تم گُزرو اور

وقت نہ ٹھہرے

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

! ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے

! یاد آؤ اور

درد نہ بھڑکے

! ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے

صبر کیا ہے

شکر کیا ہے

لیکن دل کو

چین آجائے

! ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

ترکِ محبت کر لینے سے

ترکِ محبت ہو بھی جائے

کوئی اُسے جا کر سمجھائے

ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے

وہ کب سے کمرے میں اندھیرا کیے لیٹی تھی --- مغرب کب کی ہو چکی تھی

لاہی --- گڑیا اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے --- شمائے بیگم کمرے کی لائٹ جلاتی ہوئی بولیں

چھوٹی ماں! بس ویسے ہی --- لائے گلا کھنکارتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی ---

کل چاند رات ہے ۔۔ اور تم یوں ہی بیٹھی ہو کچھ ہوا ہے

شماٹہ بیگم لائے کے پاس آ بیٹھیں

نہیں تو مجھے کیا ہونا ہے ۔۔۔۔۔ اور آپ لوگ کب آئے دعوت سے ۔۔ لائے نفی میں سر ہلاتی
ہوئی بولی

۔ ابھی آئے ہیں اور یہ ہاتھ کو کیا ہوا نیلا کیوں ہو رہا ہے ۔۔ شماٹہ بیگم نے ہاتھ پکڑ کر جائزہ لیا

وہ دروازے میں آگیا تھا۔۔۔۔

چلو اٹھو فوراً اور نیچے آؤ۔۔۔۔ اور ہاں چادر ساتھ لیتی آنا۔۔۔ شماء بیگم لائے کو اٹھا کر باہر نکل گئیں

آہ۔۔۔ ہلکا سا ہاتھ کو موڑنا چاہا تو تکلیف سے چیخ نکل گئی

پھر خاموشی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف چل دی

وہ کسی کی ایک نہ سننے والا میری بھی نہیں سنتا 😞

اُس کی آنکھیں سوال پوچھیں تو 🔥

ہے لگتی ہے !!!.. میری ہمت جواب دینے لگتی ہے 🌱❤️

وہ چادر لے کر نیچے آئی تو وہ اپنی پوری شان و شوکت سے دادا جان کے برابر میں بیٹھا نظر آیا

لائبہ میری جان دیکھاؤ کیا ہوا ہے ہاتھ کو ---- دادا جان اٹھ کر لائبہ کی طرف بڑھے

کچھ نہیں دادا جان چھوٹی سی پوٹ ہے آپ پریشان نہ ہوں ---- لائبہ انہیں پریشان ہوتا دیکھ کر بولی

بیٹا نیلا ہو رہا ہے ہاتھ --- آپ فورن جاؤ میر کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس... دادا جان لائے کو ساتھ
لگائے آگے بڑھے

لائے کے قدم میر کے نام پر ٹھہر گئے تھے

چلو میر اٹھو --- دادا جان میر کو اشارہ کرتے ہوئے بولے

جی دادا جان --- میر اٹھ کر کھڑا ہوا

دادا جان میں فائق یا شان کے ساتھ چلی جاؤں گی ---- لائبہ منہ نیچے کیے مسمنائی

بیٹا انکو میں نے کام سے بھیجا ہے آپ جاؤ میرے ساتھ۔۔ دادا جان اسے سمجھاتے ہوئے
بولے

لیکن دادا جان میں فائق کا انتظار ---- لائبہ منہ نیچے کیے مزید بولتی کے ایک آواز نے اسکی آواز
دبا دی تھی

میری بیوی ہو تم --- میری ذمہ داری -- اب چپ کر کے چلو دادا جان ہم آتے ہیں تھوڑی دیر
میں اللہ حافظ ---- میر سرد آنکھوں سے کہتا اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر ---- دادا جان کو خدا حافظ
کہتا باہر نکل گیا

آئندہ میرا ہاتھ مت پکڑنا آپ -- لائے اپنا ہاتھ کھینچ کر کار میں جا کے بیٹھ گئی ---

خوش فہمی سے باہر آجاؤ مجھے کوئی شوق نہیں ہے ---- میر طنزیہ بول کے کار سٹارٹ کر کے مین
روڈ پر لے آیا

بولنے والے کا کچھ نہیں جاتا

سنے والے کمال کرتے ہیں ---

اس کی بات پر لائے نے لب دبا کے آنکھیں جھپکائی

میر نے نظر گھما کر اسے دیکھا ---- اسکا پورا چہرہ کھڑکی کی طرف تھا --- مگر وہ جانتا تھا وہ رو رہی

ہے

میر نے سانس بھر کر کار سائیڈ پر روکی ۔۔

لائبہ ۔۔۔ میر نے آہستہ سے پکارا

..... اسکا پکارنا تھا کی لائبہ کار کا دروازہ کھول کے کار سے اتری

میر اسکو اترتے دیکھ -- خود بھی باہر نکلا

کہاں جا رہی ہو ----- میر نے لائے کی کلائی پکڑتے ہوئے اسے روکا جو آگے جا رہی تھی



آپ کو اس سے کیا ہے --- ہاں یہ رشتہ آپ نے مجبوری میں کیا - مجھے کہا میں آپ کی زندگی
میں دخل نہ دوں تو آپ کیوں میرے معاملے میں بول رہے ہیں ----- لائے نے میر کا ہاتھ
... جھٹکا

کار میں بیٹھو - میر آرام سے بولا

آگر آپ خاموشی سے بیٹھ سکتے ہیں --- تو میں بیٹھ جاتی ہوں -----

بیٹھو --- میر نے اسکی طرف کا دروازہ کھول کر اشارہ کیا ---

لائبہ ایک نظر اٹھا کر میر کو دیکھتی بیٹھ گئی



تم فکر نہیں کرو میں تمہیں رخصتی سے پہلے طلاق دے دوں گا۔۔ میرا کار آگے بڑھتا ہوا بولا

لائب کتنی ہی دیر سکتے ہیں ویسے ہی بیٹھی رہی

پتا ہی نہیں چلا کب ڈاکٹر کے پاس گئے کب گھر پہنچے



اردو میٹریل

اترو - میر کی آواز سے وہ ہوش میں آئی -

آپ ایسے نہیں تھے میر - آپ میرے میر نہیں ہیں - لائبہ نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کر میر کو کہا - - - -

لائبہ --- میر نے کہنا چاہا۔۔۔۔

پلیز --- لائبہ دروازہ کھولتی جھٹکے سے باہر نکل کر اندر کی طرف بھاگی --- چادر وہیں گری رہ گئی ---

میر نے زور سے سٹیئرنگ پر ہاتھ مارا -

Classic Urdu Material

خیریت پوچھو



کیفیت پوچھو

تمہارے بن

ایک دن جیسے

سو سال ہیں 😞

چاند نظر آگیا۔۔۔۔ فائق اوپر آتے ہوئے چیخا

کہاں ہے --- کہاں ہے --- سب ایک ساتھ زور سے چیخے

اے ادھر کہاں دیکھ رہے ہو یہاں دیکھو یہاں ابھی تم لوگوں کے سامنے نیچے سے اوپر آیا ہوں
--- فائق کارلر کھڑے کرتے ہوئے بولا

پیتے جیسی شکل کو چاند سے جوڑ رہا ہے کچھ تو خدا کا خوف کھا --- شان قہقہہ لگاتے ہوئے بولا

ویسے تم ابھی تک آزاد ہو مجھے حیرت ہو رہی ہے --- تم جیسی چیزیں تو کب کی قید ہو گئیں
--- لائبریاں کو تالی مارتی ہوئی بولی

فائق بھائی کیسا فیل کر رہے ہیں تازی تازی بے عزتی کو --- ریان دانت نکالتے ہوئے بولا

چپ کر بے موٹے اور یہ ٹوٹھ پیسٹ کا اشتہار ختم کر -- ورنہ دانت توڑ دونگا میں تیرے
---- فائق ہاتھ کا مکا بناتے ہوئے بولا

میرا چاند مجھے آیا ہے نظر ---- تاشہ لہراتی ہوئی بولی

بس فنکاری جتنی مرضی کروا لو تجھ سے... تو تاشہ کے کندھے پر مکا مارتی ہوئی بولی

ہائے چڑیل ---- تاشہ کراتی ہوئی پیچھے ہوئی

آگیا ---- لائبہ ایک دم آسمان کی طرف دیکھتی خلق کے بل چینی ----) ساتھ والے محلے کو بھی
(😊 پتا لگ گیا ہوگا

سب نے ایک دم چاند کو دیکھ کے ہاتھ دعا کی صورت میں اٹھائے

یا اللہ۔۔۔۔۔ میرے حق میں سب اچھا کرنا آپ۔۔۔ آپ کو پتا ہے۔ میں جذباتی ہوں۔۔۔ پلیز اللہ
پاک میرے مجھے میری سانسوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔۔۔ پلیز اللہ پاک مجھے جدا نہیں کرنا آپ میرے
لائبہ آنکھیں بند کر کے دعا مانگتی ہوئی ہاتھ منہ پر پھیر گئی۔۔۔ آنکھ کا گوشہ بھیگ چکا تھا

میں کیا کہتا ہوں کل سے رمضان ہے کیوں نہ گول گپے کھانے چلیں۔۔۔ ریان مشورہ دیتے
ہوئے بولا

نیچے دادا جان ہیں میرے بچے --- حور ریان کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی

آآآ ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔۔۔ ویسے حور تیرا کتنا دل تمھانہ کھانے کا۔۔۔ لائبہ چپکے سے فائق کو دیکھتی ہوئی بولی

میرا۔۔۔ ابھی حور کچھ بولتی کے فائق بول پڑا

ارے تو میں ہوں نہ لیتا ہوں اجازت آ جاؤ تم سب بس --- فائق کہتا نیچے چلا گیا

باقی سب بھی کندھے اچکاتے ہوئے چلے گئے سوائے لائبہ کے جس کے ہونٹوں پر بڑی
خوبصورت سی مسکراہٹ تھی

!!! دگھ میں لیٹے ہوئے لوگ

!!!دُعائیں کمال کی دیتے ہیں

سر آپ نے آج سے ہی ڈیوٹی جوائن کر لی آپ تو کل آنے والے تھے نہ ---فرحان میر کو
سلیوٹ مارتے ہوئے بولا

تمہیں کوئی اعتراض ہے ---سعد آئے تو بھیجو اندر ---میر اسے گھورتے ہوئے اندر چلا گیا

یس سر --- فرحان برے برے منہ بناتا رہ گیا

ویلم بیک سر -- سعد میر کو سلیوٹ مارتا خوشی سے بولا

شکریہ سعد ---

سر کیس کا کیا بنا --- سعد پیچھے ہاتھ باندھتے ہوئے بولا

!!! حشر ہے وحشت دل کی آواگی

!!! ہم سے پوچھو محبت کی دیوانگی

انکل اور تیکھا کریں میرا ---- حور منہ میں گول گپا ڈالتے ہوئے بولی

اے سن --- شان نے فائق کو کہنی ماری جو حور کو دیکھ رہا تھا

ہاں --- فائق شان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

انکو دیکھ کے لگ رہا ہے اب یہ یا تو ٹھیلے پر چڑ جائیں گی یا ٹھیلے والے کو ہٹا دیں گی

شان ان تینوں کو دیکھتا ہوا بولا --- جو پاگلوں کی طرح کھا رہی تھیں

اسٹاپ۔۔۔۔۔ ابھی فائق کچھ کہتا کی پیچھے سے میر کی دھاڑ پر سب ہل گے

جو جیسا کھڑا تھا ویسے ہی کھڑا رہا۔۔۔

میر آنکھوں میں غصہ لیے یونیفارم میں ملبوس ان سب کو گھور رہا تھا

لائبہ جس کے آدھا گول گپا منہ میں اور آدھا ہاتھ میں تھا --- آدھا گول گپا خلق میں اٹکنے سے
کھانسنہ شروع ہو گئی تھی

لائبہ --- سب ایک دم لائبہ کی طرف بڑھے جو حال سے بے حال ہو رہی تھی

پانی پیو --- میر نے اسکے آگے جھکتے ہوئے پانی کی بوتل کی جو اسنے اپنی گاڑی میں سے نکالی تھی

پھندا اتنا شدید تھا - کے لائبہ کا سر بری طرح گھوم رہا تھا --- سانس اٹک رہی تھی آنکھوں سے
بھر بھر آنسو گر رہے تھے

شش شش --- پانی پیو میر نے لائے کے منہ سے پانی کی بوتل لگائی

کچھ منٹ بعد جا کے وہ سہی ہوئی --- حور اور تاشہ اسے پکڑ کر کھڑی تھیں

کس سے پوچھ کے تم اس طرح لڑکیوں کو لے کے روڈ پر کھڑے ہوئے ہو دیکھا کیا حالت ہوئی
ہے لائے کی اب کے میر فائق پر دھاڑا

آپ ایسے کیوں ڈانٹ رہے ہیں -- یہ حالت آپ کے دھاڑنے سے ہوئی ہے انسانوں کی طرح
بھی پوچھ سکتے تھے آپ مگر نہیں جب تک روب نہ جما لیں سکون کہاں آتا ہے آپ کو

--- اپنے پولیس سٹیشن میں جا کے سکون سے کیوں نہیں بیٹھتے آپ آخر..... لائبہ نے
غصے سے بولنا شروع کیا تو بولتی چلی گئی

جسٹ شٹ اپ ---- اسے کار میں بیٹھاؤ حور ---- میرا ب کے سرد لہجے میں بولا جب کے
آواز دھیمی تھی

حور اور تاشہ نے اسے زبردستی پکڑ کر کار میں بیٹھایا

اب بولو تم ----- میر فائق کی طرف گھما

بھائی وہ دادا جان... میر فائق کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے بولا

شٹ اپ تم دادا جان کو سچ بتا کر نہیں لائے ہو گے ان کو جانتا ہوں میں --- ڈوب مرو تم تینو
--- گھر کے باہر سونا آج --- میر غصے سے کہہ کر اپنی کار کی طرف بڑھا جہاں وہ تینو بیٹھی
تھیں.

بھائی سوری --- تینو ہم آواز ہو کر بولیں

اور ہاں اب یہ کار دھکا دیتے ہوئے لیکے آو --- میر نے بنا انکی سنے --- انکی کار کی چابی
نکال کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا

تینو اسکی بات سن کے اسکے پیچھے بھاگے

مگر میر کار انکے سامنے سے لے گیا۔۔۔

اوہ تیری خیر یار۔۔۔۔۔ شان وہیں روڈ پر بیٹھ گیا

یہ سب اس کھاؤ پیر کی وجہ سے ہوا نہ یہ آئیڈیا دیتا نہ میں لاتا نہ یہ سب کچھ ہوتا۔۔۔۔۔ فائق
نے غصے سے ریان کو گھورا

سوری مجھے کیا پتا تھا ایسا ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ریان منہ بناتے ہوئے بولا

صاحب میرے پیسے ٹھیلے والا قریب آتے ہوئے بولا



اوہ ہاں بھائی معاف کرنا میں دینا بھول گیا۔۔ فائق ٹھیلے والے کو پیسے دیتا ہوا بولا

بہت شکریہ۔۔۔۔۔ ٹھیلے والا شکریہ ادا کرتا چلا گیا

چلو شاباش دھکا لگاؤ شاباش -----

تینو اب کار کو دھکا لگاتے آرہے تھے



اگر آئندہ ایسی حرکت کی تو مجھ سے کوئی بھی توقع نہیں رکھنا۔۔۔۔۔ عظیم خان غصے سے بولے

ارے بس بھی کر دیں گدھے بیچ کے بچوں کے پیچھے لگ گئے ہیں شفق بیگم اپنے شوہر کو بولیں

بس بیگم سمجھا دیں انہیں --- اور آپ آپ نے اجازت لی تھی میرے سے باہر جانے کی دادا جان
اب کے پوری طرح لائے کی طرف متوجہ ہوئے

دا--- دا جان -- ابھی تو نکاح ہوا ہیں نا پھر اجازت لائے اٹکتے ہوئے بولی

شوہر ہے تمہارا آئندہ پوچھ کے جانا اس سے جاؤ اب اپنے کمروں میں ان تینوں کو میں دیکھ لوں گا
--- عظیم خان پہلے میر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے پھر سب کو جانے کا حکم دیا

لائبہ نے آنکھ اٹھا کر میر کی طرف دیکھا

یہی تو تھا جو اس کی ضد کرنے پر سب سے چھپ کر اسے لے کے جاتا تھا۔۔۔

مگر شاید وہ اب ایسا نہیں تھا

..... ایک شکوہ کرتی نظر اس پر ڈال کے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

... میں تیری خاص توجہ کے لیے بیٹھا ہوں



... میں نے خود کو بڑی اُمید دلائی ہوئی ہے 🍁

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

آج پانچ روزے ہو گئے تھے --

آسمان کی طرف چہرہ کیے کسی گہری سوچ میں تھا

کھٹکے کی آواز پر پیچھے دیکھا تو سامنے لائبر ہاتھ باندھے کھڑی تھی

کس کو سوچ رہے ہو ---- لائبر چلتی ہوئی فائق کے ساتھ آکھڑی ہوئی

بتا دوں --- فائق نے آنکھیں اچکائی

بتا دو.... لائبہ نے بھی فائق کی طرح آنکھیں اچکائی

لائبہ تم میری بیسٹ فرینڈ ہونا اور بہن بھی --- فائق لائبہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا

ہاں ۔۔۔ لائے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

مجھے مجھے حور دلو دو مجھے حور چاہے لابی پلینز..... فائق التجائی لہجے میں کہتا آخر میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

ارے میرے بھائی اٹھو۔۔۔۔ لائے نے فائق کو اٹھانا چاہا

نہیں پہلے ہاں کہو۔۔۔ فائق نے زور زور سے نہ میں سر ہلایا

اوکے اوکے --- اب اٹھو --- لائے سانس بھرتی ہوئی بولی

ہائے تھنک یو --- فائق بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے بولا

اوکے اب میں چلتا ہوں ہائے --- فائق کہتا نیچے چلا گیا

لائے مسکراتی ہوئی اب خود فائق کی جگہ پر کھڑی تھی

رات کا ایک بج رہا تھا۔۔۔

جانے کے لئے مڑی تو سامنے سے میر اپنا لیپ ٹاپ لئے اوپر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ میر وہیں رکتے ہوئے بولا

لائبہ بنا جواب دیے واپس پہلے والی پوزیشن میں چلی گئی

میر واپس جانے کے لیے مڑا کہ لائبہ کی آواز سے رک گیا

میر ---- لائبہ نے بنا مڑے میر کو پکارا

آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ --- مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے ---- ہم تو دوست تھے نہ میں جب بھی کوئی شرارت کرتی تھی آپ کے پیچھے آ کے چھپتی تھی یہ سوچ کے کے میر مجھے بچا لیں گے کسی کی آنکھ تک اٹھنے نہیں دینگے میر آپ تو وہ تھے نہ جو میری آنکھ

میں آنسو برداشت نہیں کرتے تھے۔۔ پھر اب کیوں ایسے بیہو کرتے ہیں تین سال سے دیکھ
رہی ہوں میر میں۔۔۔ لائے چلتی میر کے سامنے آروکی

راستہ چھوڑو۔۔۔ میر کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

اے ایس پی پہلے جواب دو مجھے۔۔۔ اپنا حکم اپنے پولیس اسٹیشن میں دیا کرو۔۔۔ لائے ضبط سے
بولی

تم۔۔۔۔ میر نے اپنے آپ کو سخت کہنے سے باز رکھا۔۔۔۔

میر نے لائے کو ہاتھ سے پکڑ کر سائیڈ پر کیا۔۔۔۔

میر۔۔۔۔ لائے نے جاتے میر کے ہاتھ کی دو انگلیاں پکڑی

پلیز۔۔۔ میر اپنا ہاتھ نکال کر آگے بڑھ گیا

لائبہ نے ایک نظر اپنے خالی ہاتھ پر ڈالی اور دوسری جاتے ہوئے میر پر -----

نظر لگ گی جیسے اس دوستی کو



----- تھا گڈا دیوانہ تھی گریا دیوانی

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

آج چودواں روزہ تھا

دیر۔۔۔ لائبہ اعتماد سے بولی

[illegible]

کوئی اور دے دو۔۔۔۔۔ لائیبہ بے بسی سے بولی

کم اون آپی آپ نے آج تک ہر ڈیر کمپلیٹ کیا ہے اور مجھے امید ہے یہ بھی کروگی تاشہ جوش
سے بولی

لائبہ اس کی بات سن کے اٹھی ----- اور سیڑھیوں کی طرف چل دی ایک ایک قدم من
من بھاری تھا

بات کریڈٹ کارڈ کی نہیں تھی ---- بات میر سے سامنا کرنے کی تھی ----- جو وہ کرنا نہیں
چاہتی تھی

خیر جیسے تیسے کر کے وہ اسکے کمرے تک پہنچی

دل میں دعا کی کے وہ سویا ہوا ہو۔۔۔۔۔

ہاتھ سے ہلکے سے دروازہ بجایا۔۔۔۔

کم ان۔۔۔۔ اندر سے بھاری آواز آئی۔۔

یا اسیہ جن کیوں جاگ رہا ہے ----- لائبہ دل میں کہتی ہوئی ---- گردن پیچھے مڑی تو وہ
سارے گردن اوپر کیے اسے ہی دیکھ رہے تھے ---



ایک گہری سانس بھر کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کے دروازہ کھولا ---- اور اندر داخل ہو گئی

سامنے ہی میر ---- صوفے پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا

آنکھیں اٹھائی تو سامنے لائے کھڑی تھی

کیا ہوا سب خیریت ---- فوراً موبائل رکھ کے سیدھا ہوا

جی ---- بس وہ آپ کا کریڈٹ کارڈ چاہے تھا ---- پہلی دفعہ وہ کوئی چیز اس سے مانگ رہی تھی . ----

مانگنے کی کیا ضرورت ہے دراز میں والٹ رکھا ہے نکال لو جیسے ہمیشہ نکالتی تھی ---- میر کو آج لگا
کے لائبر اس سے دور ہو چکی ہے ---- جس طرح وہ مجرموں کی طرح کھڑی تھی صاف نظر آ رہا
تھا کے زبردستی کھڑی ہے

نہیں آپ دے دیں خود --- لائبر نے صاف انکار کیا

میر اٹھ کر دراز تک آیا اپنا والٹ نکال کر اس میں سے کارڈ نکال کر لائبر کی طرف بڑھایا ----

میں تھوڑی دیر میں واپس کر دوں گی --- لائبر کارڈ تھام کر باہر نکل گئی ---

میر نے ایک نظر بند دروازے کو دیکھ کے نظریں پھیر لی

وہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی فیلنگس کا اظہار کرنا نہیں آتا تھا

میں تو چپ ہوں کہ اندر سے بہت خالی ہوں

اور کچھ لوگ پراسرار سمجھتے ہیں مجھے

میں بدلتے ہوئے حالات میں ڈھل جاتا ہوں



دیکھنے والے فنکار سمجھتے ہیں مجھے

وہ جو اُس پار ہیں انکے لیے اس پار ہوں میں

اور جو اس پار ہیں اُس پار سمجھتے ہیں مجھے

نیک لوگوں میں مجھے نیک گنا جاتا ہے

اور گناہگار گناہگار سمجھتے ہیں مجھے

یار بھی راہ کی دیوار سمجھتے ہیں مجھے

میں سمجھتا تھا میرے یار سمجھتے ہیں مجھے



اردو میٹریل
کلاسیک اردو مٹریل
Classic Urdu Material

لو میں نے کمپلیٹ کیا۔۔۔۔ لائبرے کارڈ لہراتی ہوئی بولی

بس کل تو افطاری کے بعد ویسے ہی شاپنگ پر جانا ہے تو یہ ہی یوز کریں گے --- فائق مزے
سے بولا

ہیلو --- لانے کا کہا تھا وہ میں لے آئی --- بس ڈیر ختم

اور اب تم بچے ہو شانی تو تمہیں ڈیر میں دیتی ہوں لائبہ حور کے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولی

ہاں ہاں دو مجھے میں تیار ہوں ----- شان جوش میں کھڑا ہو گیا

تمہارا ڈیر یہ ہے کہ تم میرے پولیس سٹیشن جا کے میرے دس ہزار لے کے آؤ گے۔۔۔ وہ
بھی افطار سے پہلے پہلے اور اگر تم نہ لاسکے تو ہم سب کو ایک ڈریس دلوؤ گے لائبر نے بہت
آسانی سے بازی پلٹ دی تھی

شان جو جوش میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔ اس کے غبارے کی حوالائبر نکال چکی تھی

میں پہلے دن سے جانتا تھا کہ میں تمہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا اور آج تم نے یہ ڈیر دے کے
اس بات پر پتھر مار دیا ہے مطلب کے تم مجھے روزے میں بھوکے شیر کے آگے پھینک رہی ہو
۔۔۔۔۔ شان جذباتی ہوتے ہوئے بولا

تمہیں بتا چکی ہوں میں بات ختم ---- لائبہ پاؤں پر پاؤں جماتے ہوئے سکون سے بولی

شان کی شکل دیکھ کے سب کا چھت پھاڑ قہقہہ نکلا تھا

شرم پاس سے بھی گزری ہے تم سب کے --- انکے قہقہوں کو بریک زوبیا بیگم کی آواز سے لگے
تھے

میں نے کیا کیا۔۔۔۔۔ دونوں ایک ساتھ بولے

کیوں نہیں سنتے ہو میری ماما کی ہاں۔۔۔۔۔ فائق بھی غصے سے بولتا زوبیا بیگم کی طرف بڑھا



فائق کیوں مارا ہے تم نے زوبیا بیگم اب فائق کو گھورتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

یہ آپ کی بات نہیں سن رہے تھے نہ اس لیے۔۔۔۔۔ ویسے بہت حسین لگ رہی ہیں فائق
دانت نکالتے ہوئے بولا

اس کے اس طرح ہسنے پر زویا بیگم کی بھی ہنسی نکل گئی

بے شرم نہ ہو تو۔۔۔۔۔ زویا بیگم فائق کے گال پر چپت لگاتے ہوئے بولیں

چلیں آپ سو جائیں پھر تھوڑی دیر بعد پھر اٹھیں گی۔۔ میں ان سب کو بھی بھیج رہا ہوں ڈونٹ
وری۔۔۔۔۔ فائق زویا بیگم کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے بولا

او کے --- زوبیا بیگم مسکراتے ہوئے چلی گئیں

چلو بھی چلو سب سونے --- فائق سب کو بھیجتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا -----



فائق --- لائبہ نے فائق کو روکا

یس ----- فائق ایڑی کے بل گھما

یہ اپنے بھائی کو دے دینا --- لائبہ فائق کی طرف کارڈ بڑھاتے ہوئے بولی

خود دے دو نہ ---

نہیں بس دے دینا تم --- لائبہ فائق کو کارڈ پکڑا کر چلی گئی ----

حد ہے --- فائق بھی کندھے اُچکا کر کمرے میں چلا گیا

اسٹڈی میں کون ہے اس وقت --- لائبر اسٹڈی کی لائٹ چلتی دیکھ کر اسٹڈی کی طرف چلی آئی

دروازہ کھولا تو سامنے ریحان خان کتاب پڑھتے نظر آئے

بڑے بابا۔۔ میں آ جاؤں۔۔۔ لائے دروازہ نوک کرتی ہوئی بولی

آ جاؤ میرا بچہ۔۔۔ تھکان خان نے آواز پر سر اٹھاتے ہوئے اجازت دی

آپ سوئے نہیں۔۔۔۔ لائے اندر آتی ہوئی بولی

نہیں بیٹا نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں آگیا۔۔۔۔۔ تھکان خان کتاب بند کرتے ہوئے مسکرائے

ہاں بھی پوچھو۔۔۔۔۔ ریحان خان نے مسکراتے ہوئے اجازت دی

آپ بڑی ماما سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔۔۔ لائبہ نے تجسس سے پوچھا

[illegible]

جی ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**تھان خان نے اثبات میں سر ہلایا**

آپ کو انکی یاد آتی ہے۔۔۔۔۔ لائیب اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ہوئی بولی

یاد تو انکو کیا جاتا ہے جو بھول جاتے ہیں --- اور سعدیہ ہمیں کبھی ایک لمحے کے لیے نہیں
بھولتی ----- انکے ساتھ پوری زندگی گزارنے کی خواہش تھی مگر ہر خواہش پوری بھی تو نہیں
ہوتی ---- رحمان خان اداسی سے بولے

ماحول میں عجیب سی اداسی پھیل گئی تھی

اچھا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے --- لائبہ جوش سے بولی

ہاں بھی کرو -----

وہ فائق حور کو پسند کرتا ہے آپ دادا جان سے بات کریں نہ پلیز ---- لائبہ ایک سانس میں پوری
بات کہہ گئی



بابا ---- اچھا بھی کرتا ہوں میں صبح ابا جان سے بات ---- ریحان خان نے ہستے ہوئے
حامی بھری

اوہ تھنک یو بڑے بابا لائبہ ریحان خان کے گلے لگ گئی

-----وِیلِکم میرا بیٹا-----زَیحان خان نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

اوکے آپ پڑھیں میں چلتی ہوں بائے----لائبہ کہتی باہر نکل گئی

بائے----زَیحان خان نے دوبارہ جھک کر کتاب اٹھالی

ڈوپٹہ رکعت کی طرح باندھے ہوئے سادا سے لان کے سوٹ میں سیڑیاں اترتی نیچے آئی

حور طبیعت کیسی ہے اب ----- لائبر لاونج میں آتی ہوئی سامنے صوفے پر لیٹی حور سے بولی

اب ٹھیک ہے آپ --- حور اٹھ کر بیٹھی ---

بخار تو نہیں ہے اب ---- لائبہ حور کا ماتھا چھوتے ہوئے بولی

نہیں آپی ----- حور مسکراتے ہوئے بولی

تم دونوں کیا کر رہے ہو ---- لائبہ حور کے برابر میں بیٹھتی تاشہ اور ریان سے بولی

لڈو کھیل رہے ہیں ----- دونوں ہم آواز ہو کے بولے

ہائے۔۔۔ میں جیت گیا۔۔۔۔۔ ریان ایک دم چیختا ہوا صوفے سے اٹھا

کون چیخا ہے یہ ---- عظیم خان لان سے اندر آتے ہوئے بولے

دادا جان ریان چیخا ہے ---- لائبہ جھٹ سے بولی



بیٹا روزہ زیادہ لگ رہا ہے کیا ---- عظیم خان تمہری سیٹر صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے

وہ دادا جان ---- سوری - ریان سے جب کوئی بات نہ بن سکی ---- تو چپ کر گیا ----

کیا دونوں موبائل میں آنکھیں پھوٹ رہے ہو۔۔۔۔۔ نماز پڑھی عصر کی۔۔ لائبہ جان کے دادا جان کے سامنے بولی

تاشہ جو لڈو میں لگن تھی اس نے دادا جان کے آتے موبائل ایسے بند کر کے سائیڈ پر پھینکا جیسے موبائل زبردستی چلا رہی ہو

دادا جان کو بچوں کا زیادہ موبائل چلانا پسند نہ تھا

بیٹا ایک حد تک چلایا کرو موبائل --- حور بیٹا آپ کی دادی بتا رہیں تھی آپ کو بخار ہے ---- ادھر
آؤ دادا جان کے پاس ---- دادا جان نے پہلے ان دونوں کو جھاڑا پھر حور سے بولے

دادا جان میں سہی ہوں اب آپ پریشان نہ ہوں ---- حور دادا جان کے پاس بیٹھ کر گلے لگ گی

خیال رکھا کرو میرا بچہ ---- دادا جان حور کا سر تھپکتے ہوئے بولے

--- لائبر اٹھ کر کچن کی طرف چلی گی

ہیلو بھائی ----- شان دھڑلے سے میر کے روم میں گھسا



میر جو سعد سے بات کر رہا تھا --- چونک کر دروازے کی طرف دیکھا -- تو شان تھا شان کے پیچھے
فائق

اہم -- بھائی آ جاؤں --- فائق کو عزت بہت عزیز تھی اس لیے پوچھا -

میر نے صرف ہاں میں سر ہلایا --

بھائی آپ لوگ کر کیا رہے ہیں --- دیکھیں چور میرا والٹ لے کے فرار ہو گیا --- شان
ترنگ انداز میں بولتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا --- جب کے فائق کھڑا رہا

فائق نے شان کے بدلے کا کلمہ پڑھ لیا تھا

سعد تینوں کو دیکھ کے سلیوٹ مار کر باہر نکل گیا

بھائی جس طرح آپ دیکھ رہے ہیں پتا ہے مجھے ایک فلم کا سین یاد آگیا۔۔۔۔ ایتاب بچن کا۔

-----جب تک بیٹھنے کو نہ کہا جائے کھڑے رہو ---- یہ پولیس اسٹیشن ہے تمہارے باپ کا
گھر نہیں -----ہیں ---شان کے سٹائل پر فائق کا قہقہہ چھوٹا جو وہ فوراً قابو کر گیا

تو تمہارا والٹ پوری ہوا ہے ---- میر نے آرام سے اسکی بکواس سن کے سوال کیا

جی ----- شان نے انسانوں کی طرح جواب دیا

کب ہوا --- میر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملائی

دس منٹ پہلے --- شان نے جھٹ جواب دیا

کہاں ہوا۔۔۔ میر نے آنکھیں چھوٹی کی

مین روڈ پر۔۔۔ شان نے کندھے اُچکائے

گن تھی اسکے پاس۔۔۔۔۔ میرے ٹیک چھوڑ کر آگے ہوا

نہیں چاکو ---- شان نے فٹ جواب جھاڑا

کتنے لوگ تھے -- میر نے مٹھی بنا کے گال پر رکھی



ایک ہی تھا -- شان ایک انگلی دکھاتا ہوا بولا

تم دو اور وہ ایک --- میر نے طنزیہ کہا

دونوں میر کے سوال پر چونکے

بھائی وہ شان ابھی کچھ کہتا کی میر نے اس کی بات کاٹی

کھڑے ہو ----- میر کے کہنے پر شان جھٹ سے کھڑا ہو گیا -----

سعد ---- میر نے سعد کو آواز لگائی

یس سر --- سعد فوراً اندر آیا

ذراتلاشی لو ان صاحب کی --- میر نے شان کی طرف اشارہ کیا

یس سر --- سعد کہتا شان کی طرف آیا

بھائی --- بھائی تلاشی کیوں شان ہڑبڑاتا ہوا پیچھے ہوا - (اف میں والٹ ساتھ کیوں لے آیا
(--- اسپاک پلیز بچا لیں

اگر ایک قدم بھی پیچھے ہوئے تو اندر ڈال دوں گا --- میر میز پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا

بھائی روزہ --- اہم بھائی روزہ ہے --- شان بولا تو اسکی آواز نہ نکلی --- پھر گلا کھنکھارتے
ہوئے دوبارہ بولا

سعد --- میر کی آواز پر سعد نے آگے بڑھ کے شان کی تلاشی لینا شروع کی --

ایک منٹ میں --- موبائل چابی والٹ بیل گھڑی سامنے میز پر پڑھی تھی



پہلی بات جب گھڑی پہنی نہ ہو تو لیا مت کرو

دوسری بات روزے میں تم یہ فریش اپ لے کے کیوں گھوم رہے ہو

تیسری بات تمہارا والٹ تمہاری آنکھوں کے سامنے پڑا ہے

اور چوتھی بات -- کیا سزا دوں تمہیں -----



آخری بات پر میر کا لہجہ سخت ہو گیا تھا

بھائی معاف کر دیں --- آپ کی بیگم نے ہی ڈیئر دیا تھا -- کہ آپ سے دس ہزار نکلوں کے لاؤں
-- شان نے آگے بڑھ کے میر کا ہاتھ پکڑ لیا

تم لوگوں کو میرے علاوہ اور کوئی ڈئیر نہیں ملتا ہاں ---- میر نے شان کو بری طرح گھورا ---

بھائی چھوڑ دیں ---- شان نے منت کی

بھائی میں تمہارا گھر پر ہوں فائق نے شاید بتایا نہیں تمہیں کی میں نے اس کے بغیر اجازت اندر
آنے پر اس کے ساتھ کیا کیا تھا

سعد اسے جیل میں ڈالو جھوٹی رپورٹ لکھوانے کے جرم میں --- میر نے سعد کو آڈر دیا ----

یس سر --- سعد نے آگے بڑھ کر شان کا بازو پکڑا --- اور کھنچتے ہوئے لے گیا

بھائی چھوڑ دیں --- شان جاتے ہوئے چیخا

ہاں بھئی تمہارا بھی کچھ چوری ہوا ہے ----- میر فائق کی طرف مڑا جو ویڈیو بنا رہا تھا

نہیں نہیں بھائی ---- فائق نے ہڑبڑا کے موبائل بند کیا

گاڑی لگاؤ میری گاڑی کے آگے چلو ---- میر نے فائق کو باہر کی طرف اشارہ کیا

بھائی وہ شانی ---- فائق نے کچھ کہنا چاہا

تمہیں بھی جانا ہے اندر --- میر نے آنکھیں اچکائی

نہیں نہیں بھائی ----- فائق نے کہتے باہر کی طرف دوڑ لگا دی

سعد ----- میر نے ایک دفع پھر سعد کو یاد کیا

یس سر ----- سعد اندر آیا

شان کو پانچ منٹ بعد چھوڑ دینا ---- میر شان کی چیزیں اٹھاتا ہوا بولا

اوکے سر ---- سعد گردن ہلاتا ہوا چلا گیا

چلیں بھائی ---- سعد جیل کا دروازہ کھولتے ہوئے سائیڈ پر ہوا

ہیں سچ میں ---- شان حیران ہوتا باہر آیا ----

جی ----- سعد نے ایسے حیران دیکھ کے مسکراہٹ دبائی

ہائے بہت شکریہ - بھائی کہاں ہیں --- شان خوش ہوتے ہوئے بولا

وہ چلے گئے اور - سعد ابھی کہتا کی شان نے اسکی بات کاٹی

کیا چلے گئے شکر ہے --- شان دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

ارے میری بات سن لو پہلے ----- سعد نے شان کو ٹوکا

سر چلے گے ہیں اور فائق بھی ---- سر نے کہا تھا تمہیں پانچ منٹ بعد چھوڑ دوں اور تمہیں کہہ دوں کہ تمہارا سارا سامان وہ لے گے اب آپ خود ہی گھر پہنچ جائیں افطاری سے پہلے ---- سعد نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتائی

کیا ----- شان کا اسکی بات سن کے منہ کھل گیا -----

حور نے ادھر ادھر نظریں دوڑائی ۔۔ جب کوئی نہ دکھا تو دبے قدموں سے چلتی پکڑوں کی ٹریے تک
آئی

ایک پکڑا اٹھا کے منہ میں ڈال کے مڑی تو سامنے فائق ہاتھ باندھے کھڑا تھا

پکڑا چور ۔۔۔ فائق نے حور کو گھورا

فائق کو دیکھ کے حور کا پکڑا حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا۔۔۔

تمہیں شاید بخار ہے اور تمہیں ایسی چیزیں منع ہیں اور تم یہاں کھڑی ہیرا پھیری کر رہی ہو۔۔۔ فائق نے پانی کا گلاس بھر کے حور کے سامنے بنے کاؤنٹر پر رکھا

. حور نے گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا

فائق بھائی پلیز سوری کسی کو نہیں بتانا پلیز پلیز حور دونوں ہاتھ کروس میں بند کیے فائق سے
التجا کر رہی تھی ---

کان پکڑو --- فائق کے کہتے حور نے جھٹ دونوں کان پکڑے

اسپاک سے معافی مانگو فائق سنجیدگی سے بولا

اسپاک معاف کر دیں --- حور نے معصومیت سے اوپر دیکھا

ہشششششش شکر بچ گئی حور نے اپنی روکی سانس جھال کی

چل بھی ----- حور بھی فائق کے پیچھے باہر نکل گی

یہ جو ♡ ہم۔ تم پر جان_____ دیتے ہیں

— شق هے ۛ جس كو هم ۛ مان ديتے هیں #

ایک لاؤ تو کوئی ۛ — ۛ هم جیسا ۛ

ۛ هم تم کو ۛ سارا جہاں ۛ دیتے هیں ۛ

جو تو ہی مقابل ہے میرے ___ تو فتح کیسی

ساری جیتیں تجہ پر وار گئے ___ ہم ہار گئے

شان جیسے گھر میں داخل ہوا سب نے اسے دیکھ کر چھٹ پھاڑ قمقہ لگایا۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ شان نے بننے کی کوشش کی

ہا ہا ہا ہا ہا ہمیں پتا لگ گیا ہے میر نے تمہارے ساتھ ----- ڈیش والی کی ہے لائبر نے اسے
دیکھ کے قہقہہ مارا

شرم تو نہیں آرہی ہوگی ----- شان سب کو گھورتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا

بلکل نہیں ----- سب ایک ساتھ چمچے ۔

آج تم ہار گئے اور تم آج ہمیں شلپنگ کرواؤ گے۔۔۔۔ فائق نے ہستے ہوئے کہا

دفع ہو جا دھوکے باز۔۔۔۔۔ شان نے کوشن اٹھا کے فائق کو مارا

یہ جنگ بعد میں کرنا چلو سب آفطاری کے لیے۔۔۔۔۔ زوبیا بیگم نے لاؤنج میں آ کے ان کو جھاڑا

چلو بھی چلو۔ ریان کہتا۔۔۔۔ ڈائینگ ٹیبل پر بھاگا

ندیدے آرام سے----تاشہ نے بیچھے سے ہانک لگائی-----

چلو سب ----لائبہ ڈوپٹہ لپیٹتی چلی گئی-----

سب باری باری اسکے بیچھے پہنچ گئے

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

فائق اور حور۔ شان اور تاشہ کا نکاح میر اور لائبہ کے ولیمہ والے دن ہوگا جب کے رخصتی بڑی عید پر۔۔۔ جس کو میرے فیصلے سے اعتراض ہے۔۔۔ وہ میرے گھر سے نکل جائے۔۔۔۔۔

عظیم خان نے افطار کر کے علان کیا

نہیں ابا جان ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیوں بھئی

رتحان نے آصف اور ساجد کی طرف دیکھ کر کہا

بلکل بھائی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔ دونوں بھائی ایک ساتھ بولے

اماں جان مبارک ہو بہت بہت....زوبیا نے اٹھ کر اپنی ماں جیسی ساس کو گلے لگایا

تمہیں بھی مبارک ہو میری بچی۔۔ شفق بیگم نے زوبیا کا ماتھا چوما

دادا جان میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ آپ نے میرے بارے میں تو کچھ سوچا ہی نہیں۔۔ ریان منہ

بناتے ہوئے چیئر سے اٹھا

برخوردار پہلے پڑھ لو پھر بات کرنا تم ----- عظیم خان مسکراتے ہوئے بولے

ہائے --- اس لنگور کی تو آج ہی بھائی نے کلاس لی بے عزتی کی ہے --- ہائے --- میں کی
کراہن --- تاشہ لائے کی طرف جھکتی دہائی دینے لگی

شٹ اپ ----- لائے نے ایسے خونخوار نظروں سے گھورا

او کے --- تاشہ ٹیڑے میڑے منہ بناتی سیدھی ہو گئی

شعر کہہ کر بھی سکون ملتا نہیں اب ---

بات دو مصروں سے شاید بڑھ گئی ہے ---

اردو میٹریل
کلاسیک اردو مواد
Classic Urdu Material

مجھے اچھا لگتا ہے

چلنا سنگ سنگ تمہارے



جلنا میں آگ کی وفا

دینا کر ناراض تمہیں

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

كبهى ناراض هو جانا تمهارى بے رخی پر بهى

كرنا آرزو تمهارى

سے دھڑکن كى دل اپنے خود

تمهارى گفتگو كرنا

مجھے اچھا لگتا ہے

تمہیں کو دیکھتے رہنا



تمہیں کو سوچتے رہنا

میں خیالوں گہرے بہت

میں جوابوں میں سوالوں

میں حوالوں کے محبت



آنا کا نام تمہارے

مجھے اچھا لگتا ہے ❤️

اردو میٹریل
Classic Urdu Material

اس شاپ پر چلیں --- لائبہ نے حور کا ہاتھ پکڑ کر سامنے بنی دکان کی طرف اشارہ کیا

ہاں چلیں --- حور لائبہ کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھی

ساری ینگ جنریشن اس وقت مال میں یہاں سے وہاں گھوم رہی تھی

شان نے وعدے کے مطابق سب سے پہلے ان سب کو اپنی طرف سے ایک ایک سوٹ دلایا تھا

(میر سے اس نے جس طرح پیسے واپس لیے تھے --- یا تو اسے جانتا تھا یا میر)

فائق بات --- لائبہ لڑکوں کی ایک شرٹ ہاتھ میں لیکے جیسے فائق کی طرف پلٹی --- ایسے
سامنے بنی بڑی گولڈ جویلی کی دکان میں میر نظر آیا -----

لائبہ کے قدم وہیں تھم گئے تھے --- ایک لڑکی اس کے برابر کھڑی تھی -----

لائبہ کے دماغ میں سے دھوئیں نکل رہے تھے ---

میر ---- لائے نے زیر لب میر کا نام لیا ----

اسے یاد تھا کی میر افطاری کے بعد زویا بیگم کو کام کا کہہ کر گیا تھا ----



کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو بھائی کو لڑکی کے ساتھ تو نہیں دیکھ لیا ---- فائق لائے کے سامنے
آتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا

لائے نے نظروں سے اسے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا

فائق اُلجھتے ہوئے مڑا تو سامنے نظر میر پر گئی -----

فائق نے بے یقینی سے مڑ کر لائبر کو دیکھا

لائبر شرٹ وہیں رکھ کر قدم اٹھاتی دکان کی طرف بڑھی

فائق بھی جلدی سے اس کے پیچھے گیا -----

تو یہ ہے آپ کا ضروری کام

یوں مسلسل مجھے تکنے کی نہ عادت ڈالو*

یہ نہ ہو آنکھ جو جھپکو تو بکھر جاؤں میں*

میر سحر کے ساتھ کھڑا رنگ دیکھ رہا تھا

سحر۔ میر کے دوست زوہیب کی وائف تھی --- اور کالج میں دونوں کلاس فیلو رہ چکے تھے

زوہیب کال سننے کے لیے سائیڈ پر گیا تھا

میر لائبہ کے لیے ایک اچھی سی رنگ دیکھ رہا تھا کی پیچھے سے آنے والی آواز پر اس نے حیرت سے پیچھے دیکھا وہاں لائبہ غصے میں کھڑی نظر آئی

تم یہاں ---- میر لائبہ کی طرف بڑھا

جی میں یہاں ----- آپ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ تو کسی ضروری کام سے گئے تھے نہ
میری کہا تھا نہ ماما کو آپ نے ----- یہ ہے آپکا ضروری کام ----- لائبہ غصہ ضبط کرتی
سحر کی طرف دیکھتی ہوئی بولی

لائبہ --- جیسا تم سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے --- یہ میر نے سمجھانا چاہا ---

واہ --- میں جو سمجھ رہی ہوں وہ غلط ہے --- اگر غلط ہے تو کون ہے یہ ہاں --- لائبہ کا
لہجہ بے بس ہوا

دیکھیں --- سحر کہنے کے لیے آگے بڑھی

تمہیں ہمارے بچ بولنے کا حق کس نے دیا ہے حد میں رہو اپنی --- لائبہ کا بس نہیں چل
رہا تھا کیا کر دے

لائبہ بیہو یور سیلف ---- میر نے لائبہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کیا

دکان کے اندر جتنے لوگ تھے سب انہیں دیکھ رہے تھے ایک عجیب سی سچویشن بن گئی تھی

کیا ہو رہا ہے --- زوہیب موبائل پکڑے انکی طرف آیا

فائق گھر لے کے جاؤ لائبہ کو ابھی کے ابھی --- میر فائق سے سخت لہجے میں بولا



کیوں میں کیوں جاؤں --- لائبہ نے اپنے ہاتھ باندھے

بھائی --- فائق نے کہنا چاہا

فائق میں نے کچھ کہا ہے ----- اب کے میر غصے سے دھاڑا

فائق میر کو ملامتی نظروں سے دیکھتا لائبہ کو زبردستی وہاں سے لے گیا تھا

ایم سوری بھابھی --- میر شرمندگی سے سحر کو بولا

کوئی بات نہیں میر مگر تم جا کے اس کی غلط فہمی دور کرو --- سحر نرمی سے مسکرائی

یہ لائبہ تھی نہ ---- زوہیب مسکراتے ہوئے بولا

ہاں . میر نے گردن ہلائی

یہ ایک فیصد بھی نہیں بدلی باہا - - زوہیب نے قہقہہ لگایا

بدلے گی بھی نہیں ---- میر نے مسکراتے ہوئے کہا ----

تو ہے سورج تجھے کیا معلوم رات کا دکھ۔۔

تو کسی روز میرے گھر میں اتر شام کے بعد۔۔

کیوں لے کے آئے فائق تم مجھے وہاں سے۔۔۔۔۔ لائے کار میں بیٹھی چیخنی

ریلکس یار۔۔۔ کیوں اتنی انسکیور ہو رہی ہو۔۔۔۔۔ فائق موڑ کاٹتے ہوئے بولا

تم نے دیکھا وہاں کیا ہوا۔۔۔۔۔ میں کیسے میر کو دیکھ سکتی ہوں کسی اور کے ساتھ۔۔۔۔۔

لائبہ نے سر ہاتھوں میں گرایا

یار بھائی ایسے نہیں ہیں --- کیا تم جانتی نہیں ہو انہیں -- لازمی نہیں ہے جیسا تم سوچو ویسا
ہی ہو ----- فائق نے سنجیدگی سے سمجھایا

کار تیز چلاؤ ----- لائبہ کھرکی سے باہر دیکھتی ہوئی بولی

فائق نے بھی اسے چھیرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے خاموش ہو گیا

♥♥ نہ محبت کو جانتے ہو تم ♥

100 نہ مروت کو دیکھتا ہوں میں ♥

رات کے ساڑھے ے بارہ ہو رہے تھے

میر اب تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔۔ جس کی وجہ سے لائے لاونج میں بیٹھی تھی

فائق بھی ٹھیک اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھا تھا

وہ بیچارا بھی دونوں کی وجہ سے پریشان تھا

لائبہ نے تھک کر آنکھیں موند کے پیچھے سر ٹکا لیا تھا

کہتے ہیں نہ انتظار بہت بری چیز ہوتی ہے

ایک دم میر کی کار کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد میر اندر داخل ہوا -----

میر جو اپنی سوچوں میں گم اندر آ رہا تھا --- وہ ان دونوں کو دیکھ کر ٹھٹھکا

فرست مل گی آپ کو - لائبر میر کے روبرو آئی

میں بالکل بھی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھی --- میر نے غصے سے لائبر کا ہاتھ کھینچا

آہ

بھائی پلیز۔۔۔۔ فائق ایک دم آگے آیا

مجھے آج میرے ہر سوال کا جواب چاہے آپ سے میرے۔۔۔۔۔ لائبہ نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ
چھڑوایا اور دو قدم پیچھے ہوئی

بھائی آپ بتا دیں لائبر کو اسے سکون آ جائے گا..... فائق لائبر کی طرف دونوں ہاتھوں سے
اشارہ کرتے ہوا

زوہیب کی بیوی تھی وہ سمجھے تم دونوں اور اب تم جاؤ یہاں سے فائق ----- میر لائبر کو دیکھتے
ہوئے ہوا

لائبر نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

بھائی لائبہ سے غلطی ---- فائق نے سمجھانا چاہا

میں نے کہا جاؤ ---- میر نے فائق کو ایسے نظروں سے گھورا جیسے زندہ جلا دیگا



فائق جاؤ تم ---- لائبہ بھی میر کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

فائق خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا

میر نے لائے کی کلائی پکڑی اور اسے لیے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

میر --- لائے نے ایک اپنا ہاتھ چھوڑنا چاہا ---



اردو میٹریل
کلاسیک اردو میٹریل
Classic Urdu Material

میر لائے کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

ایک جھٹکے سے لائبرے کی کلائی چھوڑ کر مڑا اور دروازہ بند کیا۔۔

سمجھتی کیا ہو تم خود کو ہاں۔۔۔ میر نے غصے سے لائبرے کے دونوں بازو پکڑے۔۔۔۔

کچھ نہیں سمجھتی میں خود کو کچھ بھی نہیں سمجھے آپ۔۔۔ آج آپ میرے سوالوں کے جواب دیں میرے۔۔۔۔۔ لائبرے نے میر کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑیں

پوچھو آج۔ کیوں کے آج کے بعد تم یہ حق بھی کھو دوگی میر نے لائبرے کو جھٹکا دے کے چھوڑا تو لائبرے دو انچ پیچھے دیوار سے جا لگی

میر ---- لائے نے بے یقینی سے میر کو دیکھا



پوچھو ---- میر غصے سے چیخا ----

کیوں کر رہے ہیں ایسا ---- لائے بھی غصے سے چیخی

میر نے سانس بھر کے قدم دروازے کی طرف بڑھائے ---

نہیں میر آج نہیں آج میرے سوالوں کے جواب دیں --- کیوں کر رہے ہیں آپ میرے
ساتھ ایسا تین سال سے ---- کیوں کیوں اتنی بری لگنے لگی ہوں میں آپ کو کیوں میرا مخاطب
کرنا آپ کو برا لگتا ہے میر ---- میر نہیں کریں اس طرح میں مر جاؤں گی --- مجھے میرے میر
چاہے سنا آپ نے ---- لائبہ میر کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی
بولتے بولتے آنکھوں سے آنسو چھلک کر گال پر بہہ گئے تھے ----

میر نے آنکھیں اٹھا کر لائبہ کی طرف دیکھا ----

میر نے خاموشی سے آگے ہاتھ بڑھا کر اسکے گالوں پر بہتے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کیے
-----پھر خاموشی سے جا کے صوفے پر بیٹھ گیا-----

لائب آہستہ سے دو قدم بڑھا کر بیڈ کے کونے پر بیٹھ گئی

تین سال پہلے تم فائق سے منسوب کر دی گئی تھی ---- اس بات کا صرف دادا جان دادو بابا
اور مجھے ہی پتا تھا ---- میر نے سر صوفے پر ٹکا کر آنکھیں بند کی

جب تم فائق سے منسوب ہوئی تو۔۔ دادا جان نے مجھے بلا کر کہا کہ تم مجھے سے بہت فری ہو
 ---- میں تمہیں خود سے دور کر دوں کیوں کہ تم فائق کی منگیتر ہو اب ----- وہاں میں
 دادا جان کے آگے سر ہلا کر آگیا تھا۔۔۔ مگر مجھ سے یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کی
 کوئی تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔۔۔۔۔ مگر یہ بات بھی سہی تھی کوئی بھی یہ بات برداشت
 کرتا کہ تم ایک نامحرم سے اتنا فری ہو

خیر تمہیں پہلے پیار سے خود سے دور کرنا چاہا مگر تم نہ ہوئی۔۔۔۔۔ پھر تم پر غصہ کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ پھر یوں ہوا کی تم مجھ سے آہستہ آہستہ دور ہو گئی۔

کایا تب پلٹی جب نکاح سے دو دن پہلے فائق کو معلوم ہوا اور اس نے صاف منع کر دیا یہ کہہ کر کہ تم اسکی دوست بہن ہو۔۔۔۔۔ وہ تم سے شادی نہیں کر سکتا چاہے اسے یہ گھر چھوڑنا پڑے وہ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔ کیوں کے ماما جانی کی خواہش تھی تو دوسرا آپشن میں تھا

تمہارے معاملے میں -- میں سیکنڈ آپشن! یہ بات مجھے خنجر کی طرح لگ رہی تھی ---- اس کے بعد تمہارا وہ خودکشی کرنے کا ڈرامہ کرنا ---- مطلب تمہیں بھی مجھ سے بیٹر آپشن خودکشی لگی

اور آج شک کیا

آفسوس آفسوس آفسوس -----



میر بنا رکے بولتا چلا گیا

نہیں میر --- آپ کو پتہ ہے نہ میں جذباتی ہوں شروع سے --- آپ آپ نے مجھے خود سے
دور کیا تو مجھے لگا کہ آپ کے ساتھ زبردستی ہو رہی ہے --- تب ہی وہ حرکت کی --- مجھے مجھے
علم نہیں تھا

اور آج جو کچھ ہوا ----- مجھ سے برداشت نہیں ہوا تھا آپ کو کسی کے
ساتھ دیکھنا لائے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کے آخر میں بری طرح رو دی -----

میر اٹھ کر لائے کے سامنے آیا -----

پتا ہے نا تمہارا رونا دیکھا نہیں جاتا --- شاباش آپ چپ اب نہیں رونا ----- میر نے لائے کے
آنسو صاف کیے

رہسٹ کرو۔۔۔۔۔ میر کہہ کر دروازے کی طرف مڑا

میر۔۔۔۔۔ میں آپ کو شہر نہ۔۔۔۔۔ میں کر سکتی۔۔۔۔۔ لائے ہچکیوں کے بچ بولی



لائے میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔ میں کل جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ تم سوچ لو اگر
تم کہوگی تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔۔۔ میر لائے کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا

میر۔۔۔۔۔ یہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میر نہیں پلیز۔۔۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں چاہتی اور آپ
کہیں نہیں جائیں پلیز لائے ایک دم بیڈ سے اٹھی۔۔

سوچ لو اچھی طرح ---- میر لائبہ کا گال تھپکتا بنا رکے باہر نکل گیا



میر ---- لائبہ ویسے ہی کھڑی رہی ----

*تم کو سنائی تھی ہم نے کہانی

کیسے بنی تھی راجہ کی رانی *



اردو میٹریل
Classic Urdu Material

میر نے اپنی بات کر دکھائی تھی --- اگلے دن روزہ کھولنے کے بعد وہ جانے کے لیے تیار کھڑا
تھا

ماما سمجھیں کام ہیں --- میرے بسے سے بولا

----- وہ سب کو راضی کر چکا تھا مگر زویا بیگم نہیں مان رہی تھیں

ٹھیک ہے جاؤ مرضی ہے تمہاری مگر تم عید سے پہلے مجھے یہاں چاہیے ہو۔۔۔۔۔۔۔ورنہ
مجھ سے بات نہیں کرنا.....زویا غصے سے بولیں

تھنک یو ماما --- میر نے آگے بڑھ کر زوبیا کو گلے لگایا

او کے دادا جان دادو چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے میر نے ایک نظر کونے میں سر جھکائے کھڑی
لائبہ پر ڈالی

جلدی آ جانا ---- عظیم خان نے میر کو گلے لگایا

حافظ ---- میر اپنا بیگ پکڑ کر باہر نکل گیا جی ---- اللہ

لائبہ میر کے نکلتے ---- اسکے پیچھے نکلی ۔

میر ۔۔ لائبہ نے میر کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ آواز دی

چلے جاؤ گے جب مجھے چھوڑ کر تم

تمہیں یاد کیا میری آیا کرے گی -

ہر اک لمحے میں تمہیں باندھ لوں گی

ناقصہ کروں گی نا باتیں بنے گی

میر کو پتا تھا وہ آئے گی ---

میر نے ہلکے سے موڑ کر گردن گھمائی

لائبہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں

مگر وہ آج انہیں صاف کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھاتا تھا

انہیں ایک فیصلہ تو کرنا تھا ----

میر ایک نظر لائے کو دیکھتا گاڑی میں بیٹھ گیا -----



نظر اٹھا کے شیشے میں دیکھا تو اب کے آنسو گال پر بہہ رہے تھے

میر نے آنکھیں بند کر کے کھولی اور گاڑی سٹارٹ کر کے گھر سے باہر نکل گیا ----

لائبہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے وہیں بیٹھ کر رو دی

لائبہ میری بچی ----- تاشہ اٹھاؤ اسے ----- شفق بیگم جو تاشہ کے ساتھ باہر آرہی تھی لائبہ کو روتے دیکھ پریشان ہو گئیں

آپی کیوں رو رہی ہیں اٹھیں پلیز ---- تاشہ نے لائبہ کو کندھوں سے تھام کر اٹھایا ----

تاشہ یہاں بٹھاؤ اسے ----- شفق بیگم نے چیر کی طرف اشارہ کیا

جی دادو ----- تاشہ نے لائبرے کو چیر پر بٹھایا

پانی لے کے آو جلدی ----- شفق بیگم نے تاشہ کو پانی لینے بھیجا

لائبرے میری جان --- کیا ہوا ہے کیوں خود کو رو رو کے ہلکان کر رہی ہو ----- شفق بیگم

لائبرے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں جو ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو رہی ہے

دا۔۔۔ دا۔۔۔ دادو۔۔۔ لائے روتی اٹھ کر گھٹنوں کے بل گھانس پر بیٹھ کر سر شفق بیگم کی گود
میں رکھا

ہاں میری جان۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ شفق بیگم پیار سے بولیں

دادو۔۔۔ دادو میر۔۔۔ می میر مجھ سے ناراض ہو کے گئے ہیں۔۔۔ دادو میں نے انکا دل دکھایا ہے
دادو۔۔۔ دادو میر کو بلا لیں پلیز دادو۔۔۔ لائے ہچکیاں لیتی ہوئی بولی

لائبہ آجائے گا میر میرا بچہ میں کرونگی بات -- اس طرح نہیں کرو طبیعت خراب ہو جائے گی
-- اٹھوپانی پیو تھوڑا سا تاشہ لے کے آئی ہے ---- شفق بیگم نرمی سے اسکے بالوں میں ہاتھ
چلاتی بولیں

لائبہ نے بنا سر اٹھائے نا میں سر ہلایا

پلیز آپی تھوڑا سا پی لیں -- تاشہ نے بے بسی سے کہا

کیا یہ سچ ہے ---- جو چڑیل سب کو رلاتی ہے وہ رو رہی ہے یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں یا اللہ
---- ویسے یہ مکافات عمل ہے ----- شان ترنگ انداز میں کہتا لائبہ کے سامنے نیچے بیٹھا

کیا ہو رہا ہے --- حور اور ریان بھی سامنے سے چلے آئے

آئیں آئیں آپ کا ہی انتظار تھا..... شان دانت نکالتے ہوئے بولا

لابی کیا ہوا --- فائق صاحب بھی دروازے سے داخل ہوئے

آپی کیا ہوا ہے --- حور لائبہ کے کندھ پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

لائبہ بنا جواب دیے ویسے ہی بیٹھی تھی ----

فائق نے حور کا ہاتھ ہلایا

اٹھو۔۔۔ فائق نے حور کو اٹھنے کا اشارہ کیا

حور بنا کچھ کہے اٹھ گئی



لابی کیا ہوا یار کیوں اس طرح رو رہی ہو بھائی نے کچھ کہا۔۔

فائق کی بات سن کے لائبہ کے رونے میں روانی آ گئی

111 IV-

ہور پانی دو شان نے حور سے پانی مانگا

پانی پیو میرا بچہ --- لائبہ کو پانی نہ پیتے دیکھ شفق بیگم پیار سے بولیں

پیو جلدی --- شان نے گلاس لائبہ کے آگے کیا

لائبہ نے گلاس تھام کے دو گھونٹ پیے پھر واپس دے دیا

ہاں اب بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔ سارے لائبہ کو گھیر کر بیٹھ گئے تھے



کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ لائبہ کی آواز بامشکل ان تک پہنچی

مجھے پتا ہے تاشہ آئبرو اچکاتی ہوئی بولی

بتاؤ جلدی پھر تور فوراً بولی

آپی کو کل روزہ نہیں رکھنا اس لیے رو رہی ہیں۔۔۔ تاشہ نے اپنی فلسفی جھاڑی

اوہ تو یہ فضول کا ڈرامہ کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ ہماری اٹینشن چاہے اسے۔۔۔۔۔ شان اپنا
سیل پیک دماغ یوز کرتے ہوئے بولا

تم سب یہاں سے دفع کیوں نہیں ہو جاتے۔۔۔ لائبرے نے آخر کار چڑ کر بولا

بلکل ----- اب جلدی سے مسکراؤ۔۔۔ شان نے مسکراتے ہوئے کہا

فکر نہیں کرو زکوٰۃ جن کو دیکھ لینگے فائق نے لائبہ کی طرف جھک کر سرگوشی کی

لائبہ فائق کی بات پر لائبہ کی ہنسی نکل گی

لائبہ کو ہستے دیکھ سب کے چہرے کھل گئے

پاک میرے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھنا ان پر کسی -- شفق بیگم انکا پیار دیکھ مسکرا دیں --- اللہ
دکھ کا سایہ بھی نہ پڑے --

تم نے دیکھا ہے صرف آنکھوں کو

تم نے آنکھوں "میں" کہاں دیکھا ہے ❤️🔥



جب کانچ اٹھانے پڑ جائیں

تم ہاتھ ہمارا ---- لے جانا

جب سمجھو کہ کوئی ساتھ نہیں

تم ساتھ ہمارا لے جانا

جب دیکھو کہ تم تنہا ہو

اور رستے ہیں دشوار بہت

تب ہم کو اپنا ----- کہہ دینا

بے باک سہارا ----- لے جانا

جو بازی بھی تم جیتو گے

جو منزل بھی تم پاؤ گے

ہم پاس تمہارے ہوں نہ ہوں

احساس ہمارا لے جانا

سنو اگر یاد ہماری آ جائے

تم پاس ہمارے آ جانا.....

بس اک مسکان ----- ہمیں دینا

اور جان ہماری ----- لے جانا۔۔

آج چاند دکھ گیا تھا۔۔۔۔۔ سب کی زور زبردستی پر اس نے مہندی لگوالی تھی

عید کے چھوٹے دن رخصتی تھی

سب تیاریوں میں مگن تھے بس ایک وہ ہی تھی جو بیزار۔۔۔ رات کے دس بج رہے تھے۔۔ وہ
اکیلی اپنے کمرے میں تھی

کتنی مشکل سے گزارے تھے اس نے یہ دن۔۔۔۔ کبھی کال کرنا چاہتی تو ہمت نہ ہوتی
۔۔۔۔ نہ اس ستمگر نے مڑ کر دیکھا تھا

میر کو سوچتے ایک آنسو گال پر بہہ نکلا

حتی فیصلہ کر کے اٹھی سائیڈ پر رکھا موبائل اٹھایا۔۔۔ پاؤں میں چپل پہن کر کمرے سے باہر
نکلی لاونج میں گہما گہمی تھی۔۔۔۔

قدم اٹھاتی وہ گھر کے فون کے پاس پہنچی۔۔۔۔۔

ریموٹ کی شکل میں بنا موبائل اٹھا کر گارڈن میں نکل گئی

موبائل کھول کے میر کا نمبر دیکھ کے ڈاٹل کیا۔۔۔۔۔ سانس بھر کر کال ملائی اور فون کان سے لگایا

السلام علیکم !

آخر دو بیل کے بعد مصروف سی آواز کانوں سے ٹکرائی تو دل میں سکون پہنچا

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔

دوسری طرف لائبہ کی آواز سن کے میر کچھ پل کے لیے چونکا پھر ہونٹوں پر ایک دل فریب
مسکراہٹ آگئی۔۔

یہ احساس ہی کتنا خوبصورت تھا کی لائبہ نے اسے کال کی

اہم۔۔ کس لیے کال کی ہے۔۔۔ میر نے مسکراہٹ دبائی

صرف اتنا بتانے کے لیے فون کیا ہے کی اگر ایک گھنٹے میں گھر نہ آئے تو میں آپ کے پولیس سٹیشن آکے آپ کی ساری پولیس گرمی نکال باہر کرونگی مجھے ہلکا نہ لیں آپ ----- لائبرے سے جب ضبط نا ہوا تو چیختی ہوئی بولی اور فون بند کر کے گھاس پر پھینکا

پتا نہیں کیا سمجھ رکھا ہے مجھے ---- دیکھ لونگی لائبرے بڑبڑاتی ہوئی چکر لگانے لگی

دوسری طرف میر اسکے انداز پر بیٹھا رہ گیا

پاک رحم کرنا مجھ پر ---- میر اوپر دیکھتا ہوا بولا --- اللہ

,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

اسکی آس ٹوٹ گئی تھی --- رات کے بارہ بج گئے تھے مگر میر نہیں آیا تھا

وہ کب سے اسکے انتظار میں بیٹھی تھی

شدت جذبات میں آکے وہ اندر کی طرف بڑھی

قدم اپنے کمرے کی بجائے میر کے کمرے کی طرف تھے



کمرے کا دروازہ دھڑ سے کھول کر وہ اندر آئی --- پھر مڑ کے دروازہ بند کیا

ایک نظر پورے کمرے میں ڈالی --- اگے بڑھ کر سب سے پہلے اے۔ سی اون کیا
----- اب غصہ کہی تو نکلنا تھا

تو بس لائبہ میڈم شروع ہو گئی

صوفے کے سارے کوشن اٹھا کے زمین پر پھینکے --- ڈریسنگ کے اوپر رکھے پرفیوم کو ایک ایک کر کے زمین پر مارے باقی رکھا سامان ہاتھ مار کے نیچے گرایا ---

بیڈ کے پاس رکھے تکیے بھی اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیے بیڈ کی چادر اتار کے پھینک دی
----- واز کے اندر پڑے پھول نکال کر پھینک دیے

جب بھی غصہ نہیں اترتا تو ایک تکیہ بیڈ پر پھینکنے کے انداز میں رکھ کر کمبل سر تک اوڑھ کر لیٹ کر رونا شروع کر دیا

میر تھکا ماندہ ایک بچے گھر پہنچا۔۔۔ آتا کیوں نہیں اوپر سے آرڈر ملا تھا۔۔۔۔۔

پچھلے دو گھنٹے سے وہ بازار کی خاک چھان رہا تھا

اسے پتہ تھا لائبہ جاگ رہی ہوگی --- مگر پہلے میر نے فریش ہونا مناسب سمجھا

اپنے کمرے کا دروازہ کھول کے داخل ہوا تو اندھیرے نے استقبال کیا

مگر کوئی تھا یہاں ۔۔ میر کو اپنے علاوہ کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا ۔

میر نے جیسے لائٹ جلائی --- تو میر کو سکتہ ہو گیا -- ایک نظر کمرے کو دیکھا کوئی چیز جگہ پر
نہیں تھی

اسکی نظریں بیڈ پر پڑے وجود پر گئیں

میر کو لگا وہ کس اور کے کمرے میں آ گیا ہے

میر دوبارہ لائٹ بند کر کے باہر نکل گیا

ٹھیک چار سیکنڈ بعد میر دوبارہ داخل ہوا۔۔۔۔

لائٹ جلائی۔۔۔۔ یہ تو اسکا کمرہ تھا



میر نے اگے بڑھ کر شاپنگ بیگ صوفے پر رکھے اور چلتا بیڈ تک آیا

کمرے میں باہر سے سلکی بال جھلک رہے تھے

میر نے جھک کر چہرے پر سے کمبل ہٹایا تو نظر لائے پر پڑی

تو یہ کام ان محترمہ کا ہے ---- میر سانس بھر کر پیچھے ہوا

لائے ---- . . . میر نے دوبارہ جھک کر لائے کو آواز دی

لائے نے ایک آواز میں ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی تو نظر میر پر پڑی غائب دماغی کے ساتھ لائے ویسے
بیٹھی رہی ----

سب کچھ یاد آنے پر لائبہ خاموشی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھی

کہاں --- میر نے لائبہ کی کلائی پکڑی

قبر میں جا رہی ہوں لائبہ غصے کی زیادتی سے چیخنی اور اپنا ہاتھ میر کے ہاتھ سے نکالا

شٹ اپ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔۔۔۔ میر نے لائبرہ کو جھاڑا

نہیں غلطی کیا ہے آخر میری جو آپ مجھ سے یوں بدلہ لے رہے ہیں ہاں۔۔۔۔۔ لائبرہ میر کے
کارلر پکڑتی ہوئی بولی

آئی لو یو۔۔۔۔۔ میر نے لائبرہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

یہ کیا کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔ ہر شکوہ ہر شکایت لب پر آ کے دم توڑ گئی تھی

آنسو ایک بار پھر سے چھلک پڑے تھے

ایم سوری --- ایم سوری ایم سوری --- میر نے لائبہ کو ہلکے سے اپنے حصار میں لیتے گلے لگایا

میر کا گلے لگانا تھا کی اتنے دنوں کے رکے آنسو بھر بھر آنکھوں سے نکل رہے تھے

شش چپ ---- میر نے لائے کے بالوں میں ہاتھ چلایا

میر نے لائے کو تھوڑا سا دور کر کے اسکے آنسو صاف کیے

لائے بنا کچھ کے دوبارہ دروازے کی طرف بڑھی ----

لائے بولے ---- اب تو معاف کر دو اپنے میر کو ---- میر لائے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر جھکا

آئندہ جائیں گے ----- لائبہ نے شکوہ کرتی نظروں سے پوچھا

کبھی بھی نہیں توبہ کی یہ لو کان پکڑ لیے ---- میر کہتے ساتھ اٹھا اور لائبہ کے کان پکڑ لیے

اپنے پکڑیں ----- یہ میرے ہیں ----- لائبہ منہ بنا کر بولی

تم بھی تو میری ہو ----- میر نے مسکرا کر کہا

لائبہ نے آنکھ اٹھا کر میر کو دیکھا اور قدم اٹھاتی آہستہ سے میر کے سینے سے لگ گئی --- پتا
نہیں کہاں سے آئی تھی اتنی ہمت

میر میں جانتی ہوں --- جذبات میں آ کے غلط کر جاتی ہوں ---

میں جہاں غلط ہوں آپ مجھے بتا دیا کریں سمجھا دیا کریں

لگھر اس طرح نہیں کرنا اب پلیز --- لائبہ دھیمے لہجے میں بولی

ایم سوری ----- میر نے لائبہ کے بالوں کو عقیدت سے چوما

چاند مبارک ---- میر نے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی



چاند مبارک ---- گڈ نائٹ ---- لائبہ کہتی جانے لگی

ارے یہ تو لے جاؤ --- میر نے صوفے پر رکھے دو شلپنگ بیگ اٹھائے

یہ کیا ہے ----- لائبرے نے آنکھیں اچکائی

ایک منٹ ---- میر نے بیگ میں سے چوڑیاں نکال کر دونوں بیگ لائبرے کی طرف بڑھائے

کل۔ یہ پہننا ---- میر نے بیگ کی طرف اشارہ کیا

میری چوڑیاں --- لائبرے کی نظر میر کے ہاتھ پر تھی

یہ میں کل خود پہنا دوں گا۔۔۔۔ میر نے چوڑیاں ہوا میں اُچھالی

ہسنے۔۔۔۔ لائے منہ بناتی مڑ گئی۔۔۔۔۔

یہ کمرہ کون صاف کرے گا۔۔۔۔ میر نے پیچھے سے کہا

آپ ---- خود ---- لائبہ نے نیچے پڑا کوشن اٹھا کر میر کو دے مارا اور کمرے سے بھاگ گئی

لابی کی بچی ---- میر زور سے چیخا ----

ہا ہا لائبہ ہستی بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

♥ وعدے محبت کے _____ مجھے کرنے نہیں آتے ♥

♥ ایک زندگی ہے _____ جب جی چاہے مانگ لینا ♥



آپی جلدی آ جائیں سب آ گئے --- حور کمرے میں جھانک کر کہتی واپس دروازے سے غائب
ہو گئی تھی ---

بلیورنگ کی میکسی جس کے گلے اور آستین پر سیلور کام ہوا تھا

پہنے۔۔۔ لائٹ میک اپ میں بھاری جھمکے پہنے جب کے کلائیاں خالی تھیں بہت پیاری لگ رہی تھیں

حور کی آواز پر لائٹ نے اپنی سینڈل پہنی اور قدم باہر کی طرف بڑھائے

میر جو اپنی ماں اور چاچی کو ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔ اسکی نظر سیڑھیوں کی طرف اٹھی تو جھکنا بھول گئی۔۔۔۔۔

دوپٹہ کے ساتھ الجھی الجھی وہ نیچے آرہی تھی

میر خود بھی بلیو رنگ کا کلف لگا سوٹ پہنے ہاتھ میں گھڑی --- بال جیل سے سیٹ کیے
شہزادہ لگ رہا تھا



لائبہ کی نظر میر پر گئی تو فوراً نظروں کا رخ بدلا

عید مبارک دادا جان --- لائبہ سیدھی عظیم خان کے گلے لگ گئی

خیر مبارک میری جان ---- ماشاء اللہ سے میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے -- کیوں شفق
عظیم خان لائبہ کو ساتھ لگائے اپنی بیگم سے بولے

بلکل --- ماشاء اللہ میرے سارے بچے پیارے لگ رہے ہیں

عید مبارک دادو ---- لائبہ نے جھک کر شفق بیگم کے گال پر بوسہ دیا -----

نظر بد سے بچائے --- شفق بیگم نے اسکی نظر اتاری خیر مبارک میرا بیٹا ----- اللہ

ایک ایک کر کے سب ایک دوسرے سے ملے

شان جلدی کرو دو عیدی سب سے عیدی لینے کے بعد لائبہ شان کے سر ہو گئی تھی

بھئی میں چھوٹا ہوں تم دو --- شان سدا کا کنجوس

بات سنو تم پہلے اپنے میاں سے دلو او ہمیں سدا کے کنجوس۔ فائق نے لقمہ دیا

ہاں مل جائے گی پہلے مجھے دو۔۔۔۔۔۔ لائبہ نے آنکھیں گھمائی

دے دے یار۔۔ فائق نے شان کو کندھا مارا

لو۔۔۔۔ بھوکی۔۔۔۔ شان نے پانچ ہزار کا نوٹ لائے کی ہتھیلی پر رکھا

ہائے شکریہ۔۔۔ آ جاؤ دلوؤں تم لوگوں کو عیدی لائے نے سب کو اپنے پیچھے آنے کا کہا

میر۔۔۔۔۔ میر جو سائیڈ پر کھڑا بات کر رہا تھا لائے کی آواز پر مڑا

میں بعد میں بات کرتا ہوں ---- میر نے کہتے فون بند کر دیا

ہاں ----- میر لائبر کے پیچھے کھڑی پلٹون کو دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا

آج یہ لوگ جتنی عیدی مانگے آپ دیں انہیں ---- لائبر جوش سے بولی

بیگم صاحبہ آپ کا شوہر ایک پولیس والا ہے نہ کے بزنس مین ---- میر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

ہاں تو ---- لائبرے نے ناراضگی سے منہ بنایا

اچھا لو تم خود دے دو ---- میر نے مسکرا کر اپنا والٹ لائبرے کی طرف بڑھایا

یاہوووووووو سب کی ایک ساتھ چیخ نکلی

یہ پہلی دفع تھا کی میر آرام سے دے رہا تھا ورنہ ہمیشہ بہت تنگ کرنے کے بعد ملتی تھی

لائبہ نے فوراً سے والٹ لے کے سب کو عیدی دی -----

چلو اب نکلو --- میرے میاں کا پرس خالی کروا دیا لائبہ نے منہ بنا کر کہا ----

ہا ہا ہا --- سب قہقہہ مار کے چلے گئے

اوپر تشریف لے آئے آپ --- میر لائبہ کی سائیڈ سے گزرتا اوپر چلا گیا

لائبہ نے سب کو دیکھا --- سب اپنے پیسے گننے میں مصروف تھے ---

لائبہ خاموشی سے اوپر چلی گئی

میر کے کمرے میں داخل ہوئی تو میر سامنے ہی چوڑیوں کو پیکٹ میں سے نکال رہا تھا

تم نے ایک دفع کہا تھا کہ میں تمہیں چوڑیاں پہناؤں ---- لو آج تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں ---- میر نے لائبر کی طرف ہاتھ بڑھایا ----

لائبر نے آرام سے میر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

میر نے آہستہ آہستہ چوڑیاں لائبر کو پہنائی

تمہارے ہاتھوں میں مہندی بہت خوبصورت لگتی میر نے لائے کی مہندی دیکھتے ہوئے کہا

تھنک یو ----- لائے ہلکا سا مسکرائی

عید مبارک ---- میر نے کہتے لائے کے ہاتھ پر لب رکھ دیے

عید مبارک ---- لائے نے چہرہ نیچے کرتے ہوئے کہا

کتنی عیدی چاہیے --- میر نے لائے کی چوڑیوں کو گھمایا

مجھے عیدی میں یہ چاہے لائے نے اپنی انگلی میر کے دل پر رکھی

دل تو پہلے ہی دے دیا ہے ---- میر نے سرگوشی کی

کسے --- لائے نے آنکھیں میر کی آنکھوں میں ڈالی

تمہیں --- میر نے بھی لائے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا --

دل دے دیا ہے --- میر نے لائے کی دونوں ہتیلیاں اپنے گال پر رکھی

جان تمہیں دینگے --- لائے نے جلدی سے کہا

ہاہاہا۔۔۔ میر کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔۔۔

میری پاگل بیوی۔۔ میر نے ہلکے سے کہتے لائے کو گلے لگا لیا

میرے پاگل شوہر۔۔۔۔ لائے بھی لائے تھی

*دل دے دیا ہے جان تمہیں دینگے دغا نہیں کریں گے صنم *

ختم شد ❤️

